

کلاس: 9th

مضمون: اسلامیات

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

(1) خود اعتمادی و خود انحصاری

معروضی سوالات (مشق)

1. جو شخص بڑے کام انجام دینا چاہتا ہے، اس میں کیا ہونا ضروری ہے؟

(الف) حسن و جمال

(ب) جسمانی قوت

(ج) بہادری

(د) اعتماد

2. اللہ تعالیٰ نے خود اعتمادی اور خود انحصاری کے حکم کے ساتھ ساتھ کس چیز کی تلقین کی ہے؟

(الف) صبر و تحمل

(ب) عجز و انکسار کی

(ج) باہمی تعاون

(د) اللہ تعالیٰ پر توکل کی

3. انسان کو خود اعتمادی اور خود انحصاری کی وجہ سے پیدا ہونے والے تکبر سے کیا چیز بچاتی ہے؟

(الف) توکل

(ب) صبر

(ج) سچ

(د) تحمل

4. انسان اپنے معاملات احسن طریقے سے کیسے انجام دے سکتا ہے؟

(الف) مال و دولت کے ذریعے

(ب) تعلقات کی بدولت

(ج) انصاف کی وجہ سے

(د) خود اعتمادی کے سبب

5. کسی بھی قوم کی اجتماعی عزت و آبرو کا سبب کیا بنتا ہے؟

(الف) تجارت

(ب) غربت

(ج) سیر و سیاحت

(د) خود اعتمادی

اہم معروضی سوالات:

1. خود اعتمادی اور خود انحصار کا لفظی مطلب کیا ہے؟

(الف) دوسروں پر بھروسا

(ب) دولت پر انحصار

(ج) اپنے آپ پر اعتماد اور انحصار

(د) معاشرتی تعلقات

2. اصطلاحی طور پر خود انحصاری کا کیا مطلب ہے؟

(الف) دوسروں سے مدد لینا

(ب) اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا اور ان پر بھروسا کرنا

(ج) حالات سے گھبرا جانا

(د) وقت ضائع کرنا

3. انسان کے لیے عظیم مقاصد حاصل کرنے کے لیے کون سا وصف ضروری ہے؟

(الف) دولت

(ب) خود اعتمادی

(ج) خاموشی

(د) تنقید

4. اسلام کس بات کی تلقین کرتا ہے؟

(الف) دوسروں پر انحصار

(ب) مشکلات سے ڈرنا

(ج) حوصلہ، عزم و ہمت اور خود اعتمادی

(د) آرام طلبی

5. قرآن مجید کی کون سی آیت توکل کی تعلیم دیتی ہے؟

(الف) "نماز قائم کرو"

(ب) "جب آپ کسی بات کا عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجیے"

(ج) "اللہ سب کو روزی دیتا ہے"

(د) "روزہ فرض ہے"

6. اہل ایمان مشکل وقت میں کیا کرتے ہیں؟

(الف) ہار مان لیتے ہیں

(ب) دوسروں پر انحصار کرتے ہیں

(ج) ہمت اور توکل سے کام لیتے ہیں ✓

(د) رو دھو لیتے ہیں

7. نبی کریم ﷺ نے کس موقع پر عجز و انکسار کا مظاہرہ کیا؟

(الف) غزوہ بدر

(ب) صلح حدیبیہ

(ج) فتح مکہ ✓

(د) ہجرتِ مدینہ

8. نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو کس بات کا درس دیا؟

(الف) دوسروں سے مدد مانگنے کا

(ب) محنت چھوڑ دینے کا

(ج) اپنی صلاحیتوں پر بھروسا اور اللہ پر توکل ✓

(د) مال جمع کرنے کا

9. نبی کریم ﷺ نے بھیک مانگنے والے کو کیا مشورہ دیا؟

(الف) مزید مانگنے کا

(ب) صبر کرنے کا

(ج) کام کاج نہ کرنے کا

(د) محنت اور زور بازو سے کمانے کا ✓

● 10. خود انحصاری اختیار کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

(الف) سستی بڑھتی ہے

(ب) وقت ضائع ہوتا ہے

(ج) کامیابی کی طرف پیش قدمی ✓

(د) دوسروں کی محتاجی

مختصر جواب دیں (مشق)

1. خود اعتمادی و خود انحصاری کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب:

خود اعتمادی سے مراد اپنے آپ پر یقین رکھنا ہے، یعنی انسان اپنی صلاحیتوں کو پہچانے اور ان پر بھروسا کرے۔ خود انحصاری کا مطلب یہ ہے کہ انسان دوسروں پر انحصار کرنے کی بجائے اپنے زور بازو اور محنت سے اپنے کام سرانجام دے۔

اصطلاحی طور پر، خود اعتمادی اور خود انحصاری ایسے اوصاف ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی شخصیت کو مضبوط بناتا ہے، حالات کا بہادری سے مقابلہ کرتا ہے اور کامیابی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔ یہ اوصاف انسان کو دوسروں کی محتاجی سے نکال کر خود کفالت کی طرف لے جاتے ہیں۔

2. سیرتِ طیبہ سے خود انحصاری کی تعلیم پر مبنی کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب:

نبی کریم ﷺ کی سیرت میں خود انحصاری کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ایک مرتبہ ایک صحابی ﷺ کے پاس کچھ سامان تھا اور وہ بھیک مانگنے آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ اپنا سامان بیچیں اور اس رقم سے کوئی کام شروع کریں۔

آپ ﷺ نے ان کا کلہاڑی خریدوا کر انہیں جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچنے کا مشورہ دیا۔ چند دن بعد وہ شخص خوشحال ہو کر واپس آیا۔ اس واقعہ سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوسروں پر انحصار کی بجائے محنت، خودداری اور خود انحصاری کی تلقین فرماتے تھے۔

3. خود اعتمادی کے حوالے سے اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

"جب تم کسی بات کا عزم کرلو، تو اللہ پر توکل کرو۔ بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

(سورۃ آل عمران: 159)

اس آیت مبارکہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو خود اعتمادی کے ساتھ فیصلے لینے چاہییں، لیکن اپنے نتائج کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ یعنی خود اعتمادی کے ساتھ توکل کا جذبہ بھی ضروری ہے تاکہ انسان غرور و تکبر سے بچا رہے اور اللہ کی مدد و نصرت حاصل کر سکے۔

(2) جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

معروضی سوالات (مشق)

1. اسلام نے انسانی جسم کو صحت مند و توانا رکھنے کے لیے کس چیز کی ترغیب دی ہے؟

(الف) جسمانی ریاضت کی

(ب) مال خرچ کرنے کی

(ج) معاف کرنے کی

(د) صلہ رحمی کی

2. کون سا مومن بہتر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) مال دار

(ب) طاقت ور

(ج) کمزور

(د) مفلس

3. جسمانی ریاضت سے کیا مضبوط ہوتا ہے؟

(الف) ہاتھ

(ب) پاؤں

(ج) پٹھے

(د) ٹخنے

4. حدیث مبارک میں دو چیزوں کو کس چیز کے طور پر نعمت قرار دیا گیا ہے؟

(الف) صحت اور فراغت

(ب) مال اور دولت

(ج) کھیل اور فراغت

(د) ورزش اور مصروفیت

5. صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون سے کھیلوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے؟

(الف) نیزہ بازی و گھڑ سواری

(ب) رسہ کشی

(ج) کبڈی

(د) سیر و سیاحت

اہم معروضی سوالات:

● 1. اسلام کس طرح کے معاشرے کی تشکیل کا خواہاں ہے؟

(الف) کمزور اور بیمار

(ب) صرف علمی

✓ (ج) صحت مند اور جسمانی طور پر مضبوط

(د) غریب اور عاجز

● 2. قرآن مجید کی کس سورۃ میں صحت اور جسم کی وسعت کا ذکر ہے؟

(الف) سورۃ یوسف

(ب) سورۃ النور

✓ (ج) سورۃ البقرہ

(د) سورۃ الناس

● 3. نبی کریم ﷺ کے مطابق دو ایسی نعمتیں کون سی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے؟

(الف) دولت اور علم

✓ (ب) صحت اور فراغت

(ج) ایمان اور نماز

(د) رشتہ دار اور گھر

● 4. نبی کریم ﷺ کے مطابق اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون زیادہ محبوب ہے؟

(الف) ضعیف مومن

(ب) امیر مومن

(ج) طاقتور مومن ✓

(د) فقیہ مومن

● 5. اسلام کن کھیلوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

(الف) جو جسم کو نقصان دیں

(ب) صرف ذہنی کھیل

(ج) کھیل جو جسمانی صحت کو فائدہ دیں ✓

(د) جو پر مشتمل کھیل

● 6. نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو کن جسمانی سرگرمیوں کی ترغیب دی؟

(الف) شاعری اور موسیقی

(ب) تیراندازی، کشتی، دوڑ ✓

(ج) صرف تجارت

(د) خاموش رہنا

● 7. کھیلوں کا انسان کی صحت سے کیا تعلق ہے؟

(الف) کوئی تعلق نہیں

(ب) صرف تفریح

(ج) جسمانی و ذہنی صحت بہتر ہوتی ہے ✓

(د) وقت کا ضیاع

● 8. ورزش کرنے سے جسم پر کیا اثر پڑتا ہے؟

(الف) ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں

(ب) قوتِ مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے ✓

(ج) نیند کم آتی ہے

(د) تھکن بڑھتی ہے

● 9. اچھے اخلاق کے لیے جسمانی ریاضت کا کون سا پہلو ضروری ہے؟

(الف) تیز کھانا کھانا

(ب) بد پرہیزی

(ج) کھانے پینے میں توازن ✓

(د) دیر سے کھانا

● 10. اسلام میں کون سے کھیل ممنوع ہیں؟

(الف) تیر اندازی

(ب) جانوروں کی لڑائی والے کھیل ✓

(ج) دوڑ اور تیراکی

(د) والی بال

مختصر جواب دیں (مشق)

1. "جسمانی ریاضت صحت مند معاشرے کی بنیاد ہے" وضاحت کریں۔

جواب:

- جسمانی ریاضت یعنی ورزش انسان کی جسمانی صحت کو بہتر بناتی ہے، جس سے نہ صرف فرد تندرست رہتا ہے بلکہ وہ معاشرے کے لیے مفید شہری بھی بنتا ہے۔ جب افراد صحت مند ہوں گے تو معاشرہ بھی توانا، ترقی یافتہ اور نظم و ضبط کا حامل ہوگا۔

- اسلام ایک طاقتور اور باصلاحیت معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے، اسی لیے اسلام نے جسمانی صحت کو اہمیت دی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے۔"

(صحیح مسلم)

2. جسمانی ریاضت، ذہنی صحت اور کھیل کا باہمی تعلق تحریر کریں۔

جواب:

جسمانی ریاضت، ذہنی سکون اور کھیل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ جب انسان ورزش یا کھیلوں میں حصہ لیتا ہے تو نہ صرف اس کا جسم توانا ہوتا ہے بلکہ ذہن بھی تازہ اور فعال ہو جاتا ہے۔ کھیل کے دوران فیصلے کرنا، ردعمل دینا اور مقابلہ کرنا ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے۔

اسی لیے کہا جاتا ہے:

"صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے۔"

اسلام نے بھی تیراندازی، گھڑسواری، کشتی اور دوڑ جیسے کھیلوں کی ترغیب دی ہے جو جسم و دماغ دونوں کو فائدہ دیتے ہیں۔

3. جسمانی ریاضت کے ذہنی و جسمانی اثرات تحریر کریں۔

جواب:

★ جسمانی ریاضت کے اثرات درج ذیل ہیں:

جسمانی اثرات:

- پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں
- بیماریوں سے بچاؤ کی طاقت بڑھتی ہے
- جسمانی توازن اور طاقت میں اضافہ ہوتا ہے
- خون کی گردش بہتر ہوتی ہے

ذہنی اثرات:

- ذہنی دباؤ میں کمی
- خوشی اور سکون کا احساس
- فیصلہ کرنے کی صلاحیت بہتر
- یادداشت اور ارتکاز میں اضافہ

4. جسمانی ریاضت کے کوئی سے چار اصول بیان کریں۔

جواب:

1. **نظم و ضبط:** ورزش کو باقاعدگی سے اور وقت پر کرنا چاہیے۔
2. **اعتدال:** نہ بہت زیادہ سخت ورزش اور نہ بالکل سستی، بلکہ اعتدال ضروری ہے۔
3. **مقصد کے مطابق انتخاب:** ایسی ریاضت یا کھیل چنیں جو جسمانی اور ذہنی فوائد دے۔
4. **شرعی حدود کی پابندی:** ایسے کھیل یا حرکات سے پرہیز کریں جو شریعت کے خلاف ہوں یا وقت کا ضیاع ہوں۔
5. **ہمیں اپنی جسمانی و ذہنی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟**

جواب:

ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ تھوڑی دیر ورزش کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں، صحت بخش غذا استعمال کریں، سونے اور جاگنے کا وقت مقرر رکھیں، اور ایسے کھیلوں میں حصہ لیں جو ذہن و جسم دونوں کے لیے فائدہ مند ہوں۔

♦ نبی کریم ﷺ نے جسمانی سرگرمیوں کی ترغیب دی اور خود بھی پیدل چلنے، دوڑنے، تیراندازی اور گھڑسواری جیسے کاموں میں حصہ لیا۔ ہمیں بھی اپنی صحت کی حفاظت کرنا چاہیے کیونکہ صحت اللہ کی عظیم نعمت ہے۔

(3) اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

معروضی سوالات (مشق)

● (1) مستقبل کی منصوبہ بندی کا کیا مطلب ہے کہ انسان تیاری کرے؟

(الف) ماضی کے لیے

(ب) حال کے لیے

✓ (ج) مستقبل کے لیے

(د) فائدے کے لیے

● (2) حضرت یوسف علیہ السلام نے اہل مصر کے لیے کس سے بچاؤ کی منصوبہ بندی کی؟

(الف) زلزلے سے

✓ (ب) قحط سے

(ج) سیلاب سے

(د) بارش سے

● (3) غزوہ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے کیا منصوبہ بندی کی گئی؟

✓ (الف) خندق کی کھدائی

(ب) دیوار کی تعمیر

(ج) اسلحہ کی خریداری

(د) ہجرت کی تیاری

● (4) فتح مکہ کا پیش خیمہ کون سا واقعہ بنا؟

(الف) واقعہ معراج

(ب) ہجرت حبشہ

(ج) سفر طائف

(د) صلح حدیبیہ

● (5) انسان کا اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے اسباب اختیار کرنا کیا کہلاتا ہے؟

(الف) توکل

(ب) بخل

(ج) تقویٰ

(د) تمح

اہم معروضی سوالات:

● 1. مستقبل کا معنی کیا ہے؟

(الف) گزرے ہوئے وقت

(ب) موجودہ وقت

(ج) آنے والا وقت

(د) خوابوں کا وقت

● 2. مستقبل کی منصوبہ بندی کا مطلب کیا ہے؟

(الف) حالات سے غافل رہنا

(ب) صرف دولت جمع کرنا

(ج) آنے والے وقت کے لیے تیاری کرنا

(د) ماضی کو یاد کرنا

● 3. قرآن و سنت میں ہمیں کس قسم کی تیاری کی تعلیم دی گئی ہے؟

(الف) موت کے بعد کی

(ب) دنیاوی زندگی کی

(ج) دونوں کی

(د) صرف علمی ترقی کی

● 4. اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو پسند نہیں فرمایا؟

(الف) سخی لوگوں کو

(ب) محنت کرنے والوں کو

(ج) فضول خرچ کرنے والوں کو

(د) بیمار لوگوں کو

● 5. سُورَةُ الْأَنْعَامِ کی آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ کس کو ناپسند کرتا ہے؟

(الف) قناعت کرنے والوں کو

(ب) مُسرفین کو

(ج) نیک لوگوں کو

(د) صابریں کو

● 6. مسلمانوں کو اپنے دشمنوں سے مقابلے کے لیے کیا کرنے کا حکم ہے؟

(الف) دعا کرنے کا

(ب) توبہ کرنے کا

(ج) وسائل و اسباب کی تیاری کا

(د) کنارہ کشی اختیار کرنے کا

7. حضرت یوسف علیہ السلام نے قحط سے بچنے کے لیے کیا کیا؟

(الف) دعا مانگی

(ب) روزے رکھے

(ج) شان دار منصوبہ بندی کی ✓

(د) ہجرت کی

8. نبی کریم ﷺ نے مدینہ کو حملے سے بچانے کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کی؟

(الف) ہجرت کی

(ب) جنگ چھیڑ دی

(ج) خندق کھدوائی ✓

(د) صلح حدیبیہ کی

9. صلح حدیبیہ کا نتیجہ کیا نکلا؟

(الف) جنگ کا آغاز

(ب) فتح مکہ ✓

(ج) ہجرت

(د) کفار کی حکومت

10. اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو پسند فرماتا ہے؟

(الف) جو دوسروں پر انحصار کریں

(ب) جو وسائل ضائع کریں

(ج) جو عقل و تدبیر سے کام لیں ✓

(د) جو صرف عبادت کریں

● 11. نبی کریم ﷺ نے پانی کو ضائع کرنے سے کس لیے منع فرمایا؟

(الف) وقت بچانے کے لیے

(ب) دوسروں پر پابندی کے لیے

✓ (ج) مستقبل کے فائدے کے لیے

(د) پانی مہنگا تھا

● 12. مستقبل کی منصوبہ بندی میں کن باتوں سے پرہیز ضروری ہے؟

(الف) نرمی

(ب) تعاون

✓ (ج) سود، رشوت، جھوٹ، دھوکہ

(د) تعلیم حاصل کرنا

● 13. اچھے منصوبہ ساز افراد اور قوموں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

(الف) نقصان ہوتا ہے

(ب) وسائل ضائع ہو جاتے ہیں

✓ (ج) خوش حالی حاصل ہوتی ہے

(د) سفر میں رکاوٹ آتی ہے

● 14. اسلام میں منصوبہ بندی کرتے ہوئے کس چیز کو مقدم رکھنا چاہیے؟

(الف) شہرت

(ب) طاقت

(ج) شریعت کی حدود ✓

(د) جلد بازی

● 15. مستقبل کی منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

(الف) خود اعتمادی

(ب) سرمایہ

(ج) توکل علی اللہ ✓

(د) وقت کی فراوانی

مختصر جواب دیں (مشق)

3. مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب:

مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ انسان آنے والے وقت کے لیے ابھی سے سوچ بچار، حکمت اور تیاری کرے۔ یعنی اپنے پاس موجود وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرے اور نئی ضروریات کے لیے بروقت تیاری کرے تاکہ مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مستقبل کا مطلب ہے "آنے والا وقت" اور منصوبہ بندی کا مطلب ہے "سمجھداری سے پہلے سے سوچنا اور عمل کی راہ متعین کرنا"۔

◆ اسلام بھی دنیاوی اور آخری زندگی دونوں کے لیے تدبیر اور منصوبہ بندی کی تعلیم دیتا ہے۔

2. قرآن و سنت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی بیان کریں۔

جواب:

■ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اور تم ان کے مقابلے کے لیے بھرپور تیاری رکھو، جتنی تم سے ہو سکے۔"

(سورة الانفال: 60)

♦ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیاوی خطرات و چیلنجز کے لیے بھی منصوبہ بندی کی تعلیم دیتا ہے۔

- اسی طرح نبی کریم ﷺ کی زندگی منصوبہ بندی کی بہترین مثال ہے۔ غزوہ خندق، صلح حدیبیہ اور ہجرت جیسے مواقع پر آپ ﷺ نے ہمیشہ حالات کو مدنظر رکھ کر دور اندیشی اور حکمت سے فیصلے کیے۔
- یہ سب سیرت کی روشن مثالیں ہیں کہ اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی نہ صرف جائز بلکہ پسندیدہ عمل ہے۔

3. مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود کی وضاحت کریں۔

جواب:

مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب درج ذیل صورتوں میں ہو سکتے ہیں:

- تعلیم کے لیے منصوبہ بندی
- مالی حالات کو بہتر بنانے کے لیے
- کاروبار یا پیشے کے لیے حکمت عملی
- معاشرتی یا خاندانی بہتری کے لیے

شرعی حدود و قیود:

اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہر منصوبہ اللہ کے احکام کے مطابق ہو:

- منصوبہ میں جھوٹ، سود، رشوت یا دھوکہ شامل نہ ہو
- حلال ذرائع کو اپنایا جائے
- اللہ پر توکل ضرور رکھا جائے
- یعنی منصوبہ سازی میں تدبیر کے ساتھ ساتھ تقویٰ بھی ضروری ہے۔

4. مستقبل کی منصوبہ بندی کے کوئی سے چار اثرات تحریر کریں۔

جواب:

1. وسائل کا ضیاع نہیں ہوتا – انسان اپنے وسائل کو مفید طریقے سے استعمال کرتا ہے۔
2. معاشرتی ترقی حاصل ہوتی ہے – منظم اور باشعور قوم ترقی کرتی ہے۔
3. مشکلات سے بچاؤ ہوتا ہے – پہلے سے تیاری کی وجہ سے خطرات کم ہو جاتے ہیں۔
4. فرد میں اعتماد اور نظم و ضبط پیدا ہوتا ہے – وقت کی پابندی اور مقصد کی سوجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے۔
5. مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے اسوہ حسنہ سے ایک مثال تحریر کریں۔

جواب:

صلح حدیبیہ نبی کریم ﷺ کی دور اندیشی اور مستقبل کی منصوبہ بندی کی بہترین مثال ہے۔

♦ بظاہر اس معاہدے کی شرائط مسلمانوں کے خلاف نظر آ رہی تھیں، مگر آپ ﷺ نے دور اندیشی سے کام لیا۔ اس صلح کے نتیجے میں نہ صرف اسلام کو پھیلنے کا موقع ملا، بلکہ بعد میں فتح مکہ جیسے عظیم واقعے کا دروازہ کھلا۔

💡 یہ مثال ہمیں سکھاتی ہے کہ وقتی نقصان نظر آنے تو بھی مستقبل کو دیکھ کر فیصلہ کرنا دانش مندی ہے۔

6. مستقبل کی منصوبہ بندی کے دو فائدے تحریر کریں۔

جواب:

1. خوشحالی اور اطمینان – انسان اپنے لیے معاشی، تعلیمی یا معاشرتی سکون حاصل کر سکتا ہے۔
2. زندگی میں توازن اور نظم – منصوبہ بندی سے انسان کی زندگی ترتیب میں آتی ہے اور فیصلے درست ہوتے ہیں۔

(4) اسلامی تہذیب کے امتیازات

معروضی سوالات (مشق)

● (1) کسی قوم کے نظریات، ربن سہن، طرز عمل اور عمومی رویہ کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) شہریت

(ب) تہذیب

(ج) جغرافیہ

(د) خانہ داری

● (2) اسلامی تہذیب سے روشنی کس نے حاصل کی؟

(الف) صرف اہل عرب نے

(ب) صرف مسلمانوں نے

(ج) صرف اہل مغرب نے

(د) تمام قوموں نے

● (3) اللہ تعالیٰ کی توحید پر کامل یقین رکھنے پر کس تہذیب کی بنیاد رکھی گئی ہے؟

(الف) فارسی تہذیب

(ب) ہندوستانی تہذیب

(ج) آریائی تہذیب

(د) اسلامی تہذیب

● (4) قرآن مجید کی نظر میں انسانی حقوق اور عزت و حرمت کے اعتبار سے ایک جیسے ہیں:

(الف) تمام اہل ایمان

(ب) تمام انسان

(ج) تمام اہل مشرق

(د) تمام اہل مغرب

● (5) پہلی وحی میں کس چیز کا حکم دیا گیا؟

(الف) نماز کا

(ب) زکوٰۃ کا

(ج) پڑھنے کا ✓

(د) پاک صاف رہنے کا

اہم معروضی سوالات:

● 1. تہذیب کا لفظی معنی کیا ہے؟

(الف) حکومت

(ب) آزادی

(ج) آراستگی، صفائی اور اصلاح ✓

(د) خوشحالی

● 2. اسلامی تہذیب کی بنیاد کس پر ہے؟

(الف) مغربی فلسفہ

(ب) عربی ثقافت

(ج) قرآن و سنت ✓

(د) یونانی فکر

● 3. اسلامی تہذیب کی سب سے نمایاں خصوصیت کیا ہے؟

(الف) قومی فخر

(ب) نسبی برتری

(ج) رسالتِ محمدی ﷺ سے تعلق

(د) مالی طاقت

4. اسلامی تہذیب میں انسان کو کس بات کا احساس دلایا گیا ہے؟

(الف) دنیا کی تفریح

(ب) زندگی کی ضمانت

(ج) قیامت کے دن جواب دہی

(د) مال و دولت کی برتری

5. اسلامی تہذیب میں تمام انسانوں کو کس چیز میں برابر قرار دیا گیا ہے؟

(الف) رنگ و نسل

(ب) عبادات

(ج) انسانی حقوق اور عزت

(د) روزگار

6. اسلامی تہذیب میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کو کیا مقام دیا گیا ہے؟

(الف) اختیاری حیثیت

(ب) ثانوی حیثیت

(ج) ابتدائی مقام

(د) اولیت

7. اسلامی تہذیب کس چیز کو برداشت کرنے کی تعلیم دیتی ہے؟

(الف) دشمنی

(ب) ظلم

(ج) مخالف نظریات

(د) جہالت

8. اسلام نے کس دشمن جذبات کو ختم کیا؟

(الف) تجارت

(ب) عقیدت

(ج) کینہ، بغض، حسد

(د) غیرت

9. نبی کریم ﷺ کا لقب پیغمبر _____ ہے؟

(الف) علم

(ب) امن

(ج) جنگ

(د) طاقت

10. اسلامی تہذیب میں تعلیم کی بنیاد کس وحی سے رکھی گئی؟

(الف) "وَالضُّحَىٰ"

(ب) "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ"

(ج) "الْفَاتِحَةَ"

(د) "قُلْ هُوَ اللَّهُ"

11. اُفْرَأْ کا مطلب کیا ہے؟

(الف) سنو

(ب) کہو

(ج) پڑھو

(د) سوچو

● 12. اسلامی تہذیب نے انسانوں کے درمیان کیا قائم کیا؟

(الف) فاصلے

(ب) نفرت

(ج) اخوت و اتحاد

(د) مال و دولت کی دوڑ

● 13. اسلامی تہذیب کا مقابلہ کن تہذیبوں سے کیا گیا ہے؟

(الف) صرف مغربی

(ب) تمام قدیم و جدید تہذیبوں

(ج) ایرانی

(د) رومی

● 14. اسلامی تہذیب کے زوال کا بنیادی سبب کیا بنا؟

(الف) دشمنوں کی سازش

(ب) علم و عمل سے دوری

(ج) آبادی میں کمی

(د) وسائل کی کمی

مختصر جواب دیں (مشق)

1. تہذیب کا معنی و مفہوم تحریر کریں۔

جواب:

- تہذیب کا لفظی مطلب ہے آراستگی، صفائی، اصلاح اور تربیت۔
- اصطلاحی طور پر تہذیب سے مراد کسی قوم کے نظریات، رہن سہن، طور طریقے، زبان، لباس، معاشرت، رویے اور طرزِ زندگی کا مجموعہ ہے۔
- جب کوئی قوم علم و ادب، اخلاق، تمدن اور نظم و ضبط میں بلند ہو جائے تو اسے تہذیب یافتہ قوم کہا جاتا ہے۔
- ہر قوم کی تہذیب اُس کی مذہبی، تاریخی اور فکری اقدار کی نمائندگی کرتی ہے۔

2. اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟

جواب:

- اسلامی تہذیب سے مراد وہ طرزِ حیات ہے جو قرآن و سنت کی روشنی میں تشکیل پاتا ہے۔
- یہ تہذیب مسلمانوں کو ایک الگ تشخص عطا کرتی ہے اور زندگی کے تمام شعبوں میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے احکام کے مطابق رہنمائی فراہم کرتی ہے۔
- اسلامی تہذیب میں ایمان، توحید، رسالت، آخرت، اخلاق، علم، مساوات اور اخوت بنیادی اقدار ہیں۔
- یہ تہذیب صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، بلکہ انسانیت کے لیے خیر و بھلائی کا پیغام رکھتی ہے۔

3. اسلامی تہذیب میں احترامِ رسالت مآب ﷺ کا کیا مقام ہے؟

جواب:

- اسلامی تہذیب کی بنیاد نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور سیرتِ طیبہ پر ہے۔
- رسول اکرم ﷺ کو اس تہذیب میں مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے۔
- مسلمانوں کی شناخت رسالت مآب ﷺ سے وابستگی کے بغیر مکمل نہیں سمجھی جاتی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

< تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔" (سورۃ الاحزاب: 21)

احترام رسالت ﷺ اسلامی تہذیب کی وہ بنیاد ہے جو ہر مسلمان کو ادب، اطاعت، محبت اور وفاداری کا سبق دیتی ہے۔

4. اسلامی تہذیب کی کوئی سی تین بنیادی خصوصیات تحریر کریں۔

جواب:

اسلامی تہذیب کئی امتیازی خصوصیات کی حامل ہے، جن میں سے تین درج ذیل ہیں:

1. توحید پر کامل یقین:

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان اسلامی تہذیب کی اصل بنیاد ہے۔

2. آخرت پر ایمان اور جواب دہی کا احساس:

یہ تہذیب انسان کو سکھاتی ہے کہ اسے قیامت کے دن ہر عمل کا حساب دینا ہے۔

3. اخلاقی اقدار کو اولیت دینا:

اسلامی تہذیب میں صداقت، دیانت، عفو و درگزر اور عدل جیسے اخلاقی اصولوں کو بنیادی مقام حاصل ہے۔

4. اسلامی تہذیب میں علم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب:

اسلامی تہذیب نے علم کو انتہائی بلند مقام دیا ہے۔

پہلی وحی کا آغاز ہی تعلیم سے ہوا:

< "اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" (سورة العلق: 1)

✨ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔"

- اسلامی تہذیب کے زیرِ اثر وہ معاشرہ پروان چڑھا جہاں مدارس، کتب خانے، علمی مراکز، محققین، سائنسدان اور مفکرین پیدا ہوئے۔
- علم ہی وہ ذریعہ ہے جو جہالت، ظلمت، اور پسماندگی سے نجات دلاتا ہے اور ایک صالح اور باوقار معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2025 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.

